معز امجد

ترجمہ: شاہد رضا

فلاح آخرت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے لیے انعامات الٰہی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا ھَمَّہُ، فَرَّقَ اللّٰہُ عَلَیْہِ أَمْرَہُ وَجَعَلَ فَقْرَہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَلَمْ یَأْتِہِ مِنَ الدُّنْیَا إِلَّا مَا کُتِبَ لَہُ. وَمَنْ کَانَتِ الْآخِرَۃُ نِیَّتَہُ، جَمَعَ اللّٰہُ لَہُ أَمْرَہُ وَجَعَلَ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہِ وَأَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ.

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا مقصود صرف دنیا ہو،[1] اللہ تعالیٰ اس پر اس کے معاملات منتشر کر دے گا اور اس کے چہرے پر پریشانی ڈال دے گا[2] اور اس کو دنیوی فوائد سے بہرہ ور نہیں کرے گا، سوائے اس کے کہ جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے۔[3] (تاہم) جس شخص کا مطمح نظر آخرت میں حصول انعامات ہو،[4] اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے معاملات کو منظّم کر دے گا اور اس کے دل کو اطمینان بخشے گا[5] اور اس کو دنیوی فوائد سے بہرہ ور کرے گا، جبکہ وہ ان فوائد کو حقیر

سمجھے۔[٦]

ترجمے کے حواشی

١۔سچا اور صاحب عقل مومن روز محشر، روز قیامت اور ابدی جزا یا ابدی سزا پر ایمان لانے کے بعد اس عارضی زندگی کو اپنا مقصود و مطلوب نہیں بنا سکتا۔

٢۔اپنی نوعیت میں آزمایش ہونے کی حیثیت سے، دنیوی زندگی متعدد اتار چڑھاؤ لاتی ہے۔ چنانچہ جو شخص محض اس دنیا کی کامیابی اور مال کے لیے زندگی گزارتا ہے، وہ دلی طور پر مطمئن اور پرسکون نہیں رہ سکتا۔

٣۔یہاں تک کہ جس شخص کا مقصود اور توجہ صرف اس دنیا کے فوائد حاصل کرنے پر ہو، وہ صرف وہی حاصل کر سکے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حکم صادر فرمایا ہے۔ ایک قسم کی آزمایش ہونے کی حیثیت سے، یہ زندگی عموماً ہماری مساعی کے مطابق نتائج برآمد نہیں کرتی۔ جس شخص کا مقصود محض اس دنیا کے فوائد کا حصول ہو، اس قسم کی زندگی اس کے لیے مزید مایوسیوں کا باعث بنتی ہے۔

٤۔اس کے برعکس، یہ وہ شخص ہے جو اس قسم کی زندگی سے باخبر ہوتا ہے، اس لیے اس کا مطمح نظر صرف آخرت کے نتائج ہوتا ہے جو کہ یقینی ہونے کے ساتھ ساتھ ابدی بھی ہوتے ہیں۔ تاہم، اس بات کو ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ شخص اس دنیوی زندگی میں انعامات الٰہیہ میں کوئی دل چسپی نہیں رکھتا۔ اس طرح کی روایات کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ملاحظہ کریں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں ان لوگوں کا بیان ہے جو آخرت میں حقیقی کامیابی کے لیے آنکھیں بند کیے بغیر اس دنیا میں انعامات الٰہیہ کے متلاشی ہوتے ہیں۔ ان دو قسم کے لوگوں کا قرآن مجید نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ.
(البقرہ٢: ٢٠١-٢٠٢)

’’بعض وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار، ہمیں اس دنیا میں اچھی چیزیں عطا فرما اور (نتیجتاً) ان کے لیے آخرت میں انعامات الٰہیہ کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ (اس کے برعکس) ان میں بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار، ہمیں اس دنیا میں بھی اپنے انعامات سے نواز اور

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ
فرما۔اور (جس روز اللہ تعالیٰ لوگوں میں فیصلہ فرمائے
گا) یہی وہ لوگ ہوں گے جو اپنی کمائی کے مطابق
(انعام کے طور پر) حصہ پائیں گے۔اور (یاد رکھو)
اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔‘‘

اس رویے کے نتیجے میں، کسی شخص کو اپنے مقاصد و منازل کے حصول سے آسانی سے گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ وہ شخص جس کی آنکھوں کا محور آخرت ہو، اور وہ دنیوی زندگی کی نوعیت سے متنبہ بھی ہو تو وہ زندگی کے اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنے میں امید کے دامن کو نہیں چھوڑتا۔ اس حقیقت کو جان کر وہ ہمیشہ پرسکون رہتا ہے کہ آخرت میں اس کی کوششیں ضرور ثمر بار ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رحمت سے نوازے گا، جب اسے سب سے زیادہ ضرورت اسی کی ہو گی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۶۔ خواہ فائدہ ہو یا نقصان، جس شخص کی جدوجہد کا مرکز آخرت ہو گی، وہ ان کو اپنی آزمایش کا ایک حصہ سمجھے گا۔ نتیجتاً، دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان بھی اس کو نا امید نہیں کر سکتا، اور دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی بھی اس کو غرور و تکبر میں مبتلا نہیں کر سکتی۔

بنیادی سبق

دنیوی زندگی ایک آزمایش ہے، اور اس کے فوائد و نقصانات بھی عارضی ہیں۔ جو شخص اس حقیقت کو بھول جاتا ہے اور فقط اس زندگی کی فلاح کا خواہش مند ہو، وہ پریشان کن زندگی گزارتا ہے، یہاں تک کہ اس کی دنیوی دولت جمع کرنے کی کوششیں اس کے لیے صرف اتنا ہی سکون کا باعث بنتی ہیں، جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حکم فرمایا ہے۔ اس کے برعکس، جو شخص اس حقیقت کا احساس رکھتا ہے اور اس سے آگاہ ہے، اس کا مطمح نظر آخرت کی فلاح و کامیابی ہوتا ہے۔ وہ نہ تو اس دنیا کی ناکامیوں سے پریشان ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی کامیابیوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے وعدۂ رحمت و عدل سے مطمئن رہتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے دنیوی حصے سے کوئی بھی اس کو محروم نہیں کر سکتا۔

متون

بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت ابن ماجہ، رقم ۴۱۰۵؛ ترمذی، رقم ۲۴۶۵؛ ابن حبان، رقم ۶۸۰؛ دارمی، رقم ۲۲۹ اور احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۴۶۵ میں مذکور حکم، جس میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے، اس کے برعکس ہے۔

بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۶۸۰ میں 'من کانت الدنیا همه' (جس کا مقصود صرف دنیا ہو) کے الفاظ کے بجائے 'من کانت الدنیا نیته' (جس کی نیت صرف دنیا ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں یہ الفاظ 'من کانت نیته الدنیا' (جس کی نیت صرف دنیا ہو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۴۶۵ میں 'فرق الله علیه أمره' (اللہ تعالیٰ اس پر اس کے معاملات منتشر کر دے گا) کے الفاظ کے بجائے 'فرق علیه شمله' (اللہ تعالیٰ اس کے اتحاد کو منتشر کر دے گا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۴۶۵ میں 'فرق الله علیه أمره و جعل فقره بین عینیه' (اللہ تعالیٰ اس پر اس کے معاملات منتشر کر دے گا اور اس کے چہرے پر پریشانی ڈال دے گا) کے الفاظ کے بجائے 'جعل الله فقره بین عینیه و فرق علیه شمله' (اللہ تعالیٰ اس کے چہرے پر پریشانی ڈال دے گا اور اس کے اتحاد کو منتشر کر دے گا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں یہ الفاظ 'فرق الله علیه ضیعته' (اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو منتشر کر دے گا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً دارمی، رقم ۲۲۹ میں 'جعل فقره بین عینیه' (وہ اس کے چہرے پر پریشانی ڈال دے گا) کے بجائے 'جعل فرقه بین عینیه' (وہ اس کے چہرے پر انتشار ڈال دے گا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۴۶۵ میں 'إلا ما کتب له' (سوائے اس کے جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے) کے الفاظ کے بجائے 'إلا ما قدر له' (سوائے اس کے جو اس کے لیے مقدر کر دیا گیا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۲۴۶۵ میں 'من کانت الآخرة نیته' (جس شخص کا مطمح نظر آخرت میں

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حصول انعامات ہو) کے الفاظ کے بجائے 'من کانت الآخرة همه' (جس شخص کا مقصود آخرت ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں یہ الفاظ 'من کان همه الآخرة' (جس شخص کا مقصود آخرت ہو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً دارمی، رقم ۲۲۹ میں 'جمع الله له أمره' (اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو اس کے لیے منظم کر دے گا) کے الفاظ کے بجائے 'جمع الله له شمله' (اللہ تعالیٰ اس کے اتحاد کو اس کے لیے منظم کر دے گا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں یہ الفاظ 'جمع الله شمله' (اللہ تعالیٰ اس کے اتحاد کو منظم کر دے گا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۱۶۳۰ میں یہ الفاظ بعض دیگر احکام کے اضافے کے ساتھ اس طرح روایت کیے گئے ہیں:

نضر الله إمرءً سمع منا حديثًا فحفظه حتى يبلغه غيره فإنه رب حامل فقه ليس بفقيه و رب حامل فقه إلى من هو أفقه منه. ثلاث خصال لا يغل عليهن قلب مسلم أبدًا: إخلاص العمل لله و مناصحة ولاة الأمر ولزوم الجماعة فإن دعوتهم تحيط من وراء هم وقال: من كان همه الآخرة جمع الله شمله و جعل غناه فى قلبه و أتته الدنيا وهى راغمة و من كانت نيته الدنيا فرق الله عليه ضيعته و جعل فقره بين عينيه ولم يأته من الدنيا إلا ما كتب له و سألنا عن الصلوة الوسطى وهى الظهر.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو روشن کرے جو ہماری حدیث کو سنتا ہے اور اسے یاد کرتا ہے، یہاں کہ تک اسے دوسرے تک پہنچا دیتا ہے۔ کتنے ہی صاحب فقہ ہیں جو فقیہ نہیں ہیں اور کتنے ہی صاحب فقہ ہیں جن سے زیادہ بڑے بھی فقیہ ہیں۔ تین خصائل ایسے ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور سیاسی اتحاد کے ساتھ وابستگی، کیونکہ (جو لوگ سیاسی اتحاد سے وابستہ رہتے ہیں) مسلمانوں کی دعا ان کے پیچھے سے ان کا احاطہ کرتی ہے۔ فرمایا: جس شخص کا مطمح نظر آخرت (کی فلاح) ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے معاملات کو منظم کر دے گا اور اس کے دل کو اطمینان بخشے گا اور اس کو دنیوی فوائد سے بہرہ ور کرے گا، جبکہ وہ ان فوائد کو حقیر سمجھے۔ جس شخص کا مقصود دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی دولت منتشر کر

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

دے گا اور اس کے چہرے پر پریشانی ڈال دے گا اور
دنیا میں سے اس کو اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لیے لکھ
دیا گیا ہے۔(راوی کہتے ہیں:) ہم نے آپ سے
صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں سوال کیا اور وہ ظہر کی نماز
ہے۔''

جیسا کہ بعض احادیث میں روایت کیا گیا ہے، یہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام ایک ہی خطبہ میں ارشاد فرمائے ہوں۔ ان احکام کی نوعیت مختلف ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کو مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا ہے۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com